یوحنا 14 باب – رخصت ہونے والا یسوع

الف: پریشان دِلوں کی یسوع پر ایمان اور اُمید کے وسیلے تسلی

1. (1 آیت) پریشان دِلوں کو تسلی دینے کے لئے ایک حکم

تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔

اَ. تمہارا دل نہ گھبرائے: شاگردوں کے پریشان ہونے کی واقعی ایک بہت بڑی اور حقیقی وجہ تھی۔ یسوع نے اُنہوں بتایا تھا کہ اُن میں سے ایک اُس کو پکڑوائے گا، اور یہ کہ وہ اُسے چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، اُس کا انکار کریں گے اور اُس رات یسوع اُن سب کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ یہ ساری باتیں یقینی طور پر شاگردوں کے لئے بہت زیادہ پریشانی کا سبب تھیں لیکن ایسی صورتحال میں یسوع نے شاگردوں سے کہا کہ تمہارا دل نہ گھبرائے۔

i. یسوع کبھی بھی نہیں چاہتا کہ ہم ایک ایسی زندگی گزاریں جس میں کوئی پریشانی نہ ہو، لیکن وہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ اُس کے وسیلے ہم ایسا دل حاصل کر سکتے ہیں جو پریشانی کے سارے دور اور ماحول میں بھی پریشان نہ ہو اور کسی بات سے نہ گھبرائے۔

ii. "یہ ایک طرح سے ایک حکم ہے اِس میں صیغہ امر me tarassestho جس کا مناسب ترجمہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ 'پریشان ہونا بند کرو'۔ 'اپنے دلوں میں اطمینان پیدا کرو۔' " (ٹینی)

iii. یسوع نے یہ نہیں کہا کہ "مَیں خوش ہوں کہ تم سب پریشان ہو اور تمہارے دِلوں میں بہت زیادہ بے یقینی بھری ہوئی ہے۔ تم سب جو شک کرنے والے ہو ایسی حالت میں زبردست لگ رہے ہو۔" "جب ہم بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں اور ہماری زندگیوں میں امن اور چین کا فقدان ہوتا ہے تو یسوع اِس بات سے قطعی طور پر خوش نہیں ہوتا۔ جب اُس نے دیکھا کہ اُس کی باتوں کی وجہ سے شاگردوں کے دل دکھ اور بے یقینی سے بھر گئے تھے تو اُس نے محبت بھرے انداز سے اُن کو تسلی دی اور اُن سے کہا کہ وہ گھبرائیں مت۔" (سپرجن)

iv. "یسوع کا اپنے شاگردوں کو چھوڑ کر چلے جانا اُن کے لئے بہت زیادہ اذیت کا سبب تھا۔ اور اِس خاص موقعے پر یسوع نے اپنے شاگردوں کو ایسے سادہ لیکن جلالی انداز سے حوصلہ دیا کہ آج اُس دکھ اور پریشانی کی ساری مسیحیت قرضدار ہے۔" (موریسن)

ب. تم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو: اپنے دِلوں میں پریشانیاں بھرنے کی بجائے یسوع نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ اپنے دل سے خُدا کی ذات اور یسوع مسیح کی ذات پر ایمان رکھیں۔ یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز بلاوہ تھا کہ یسوع پر بھی اُسی طرح سے ایمان رکھیں جیسے کہ خُدا باپ پر اور اِس کے وسیلے یسوع نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دل جو دکھی ہوں تسلی اور اطمینان پائیں گے۔

i. وہ بات جو یسوع کو تمام مذہبی اُستادوں سے منفرد بناتی اور علیحدہ کرتی ہے وہ محض پاکیزگی، یا وہ نرمی جس کے ساتھ اُس نے خُدا کی محبت کا دُنیا اور شاگردوں پر بار بار اظہار کیا، یا پھر اخلاقیات، انصاف، سچائی اور بھلائی کے بارے میں اُسکی تعلیمات نہیں تھیں بلکہ یسوع کی اِس دُنیا کے لئے بلاہٹ کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ کہتا ہے 'مجھ پر ایمان رکھو۔' (میکلیرن)

ii. "ایک ایسی ذات جو خود دیکھنے میں انسان ہی نظر آتی ہے دُنیا کے تمام انسانوں سے کہتی ہے کہ اُس پر بالکل ایسا ایمان اور اعتقاد رکھیں جیسا وہ خُدا پر رکھتے ہیں۔" (مائیر)

iii. اصل یونانی متن میں فقرے میں استعمال ہونے والے فعل کی وجہ سے کچھ علماء میں بحث پائی جاتی ہے۔ کچھ کے مطابق ممکن ہے کہ یسوع نے یہ کہا ہو "تمہیں خُدا پر ایمان رکھنا چاہیے اور تمہیں مجھ پر بھی ایمان رکھنا چاہیے۔" (صیغہِ امر) یا کچھ کے خیال میں یسوع نے یہ کہا ہو گا کہ "تم خُدا پر ایمان رکھتے ہو، تم مجھ پر بھی ایمان رکھو" (ہدایتاً)۔ متوازن ترجمے کے لئے ہمارے خیال سے یسوع نے جب یہ بات اپنے شاگردوں سے کی تو اُس نے یہ بطورِ حکم کہا تھا کہ وہ اُس پر ایمان رکھیں۔

- "یہاں پر دونوں دفعہ ایمان لانے کے لئے استعمال ہونے والا فعل صیغہ امر میں ہی استعمال ہوا ہے۔" (ایلفرڈ)
- "سابقے میں صیغہ امر کا استعمال ہوا ہے اور میرے خیال کے مطابق دونوں ہی دفعہ فعل صیغہ امر میں ہی استعمال ہوا ہے۔ یسوع اپنے شاگردوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ خُدا پر مسلسل ایمان رکھیں اور اُس پر بھی مسلسل ایمان رکھیں۔" (مورث)

iv. "کسی بھی طرح کی بے چینی اور بے یقینی کی حالت میں یسوع ہمیں کوئی خاص علاج تجویز نہیں کرتا بلکہ اِس کا حل اُس کے ساتھ مسلسل اور درست تعلق ہے۔" (ٹینی)

2. (2-4 آیات) پریشان دِلوں کو تسلی دینے کا مقصد: باپ کے گھر میں مستقبل میں پھر ملاقات اور ملاپ

میرے باپ گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو مَیں تم سے کہہ دیتا، کیونکہ مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو۔ اور جہاں مَیں جاتا ہوں تم وہاں کی راہ جانتے ہو۔

اَ. میرے باپ گھر میں بہت سے مکان ہیں: جب یسوع نے آسمان کے بارے میں بات کی تو اُس نے اُسے اپنے باپ کا گھر ٹھہرایا اور اُس کے بارے میں مکمل اعتماد کے ساتھ بات کی۔ یسوع اِس دُنیا کے بعد کی زندگی کے بارے میں شش و پنج کا شکار نہیں تھا بلکہ اُس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اُس کے بارے میں جانتا ہے اور یہ بھی کہ اُس مقام پر اُن سب کے لئے بہت زیادہ جگہ ہے۔ (بہت سے مکان ہیں۔)

i. "افلاطون اپنے اُستاد سقراط کی زندگی کے اُن آخری لمحات کے بارے میں بتاتا ہے جب وہ زہر کا پیالہ پینے سے پہلے جیل کے اندر تھا۔ یسوع کی طرح وہ بھی مرنے والا تھا۔ یسوع کی طرح ہی اُس کے خیالات بھی آخری زندگی کی طرف چلے جاتے ہیں، اور اُس کے جو بھی دوست اُس سے ملنے کے لئے آتے تھے وہ اُن سے اِس دُنیا کے بعد کی زندگی کے بارے میں بات چیت کرتا تھا۔ لیکن اُس ساری بات چیت میں وہ مختلف طرح سے قیاس آرائی کرتا تھا، بحث کرتا تھا اور کئی دفعہ حیران وہ پریشان ہوتا تھا۔ اُس کے خیالات اور رویے میں اور یسوع کے خیالات اور رویے میں کیسا عظیم الیشان فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔" (موریسن)

ب. بہت سے مکان ہیں: قدیم یونانی متن کی روشنی میں مکان کا بہتر ترجمہ رہنے کے لئے مقامات کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پر اسم mone (فعل meno کے ساتھ جڑا ہوا ہے جس کے معنی ہیں رہنا)۔ پس اِس کا مطلب رہنے کے لئے خاص مقام لیا جا سکتا ہے۔ خُدا کی ذات کے اوصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اِس کا ترجمہ شاندار مکان کیا جا سکتا ہے کیونکہ جو کوئی مقامات خُدا نے ہمارے لئے تیار کر رکھے ہیں وہ کسی شاندار مکان سے کم نہیں ہونگے۔

i. ایسے شاندار مقامات بہت سارے ہونگے۔ یسوع وہ سب کچھ دیکھ سکتا تھا جو شاگرد نہیں دیکھ سکتے تھے، لاکھوں، کروڑوں، حتیٰ کہ ہر ایک قوم، قبیلے اور زبان سے لاکھوں کروڑوں اُس کے باپ کے گھر میں ہونگے۔ جب یسوع نے یہ بات شاگردوں سے کہی ہو سکتا ہے کہ وہ اُس وقت مسکرا رہا ہو کہ اُس کے باپ کے گھر میں بہت سارے مکان ہیں جہاں پر اُس کے شاگرد جائیں گے۔

ii. "لفظ مکان، Monai بائبل کے دو تراجم Authorized Version اور Revised Version میں ولگیٹ کے اثر کی وجہ سے آیا جس کا ترجمہ اسٹیشن یا عارضی آرامگاہوں کے طور پر کیا جا سکتا ہے جہاں پر سفر کے دوران اکثر مسافر رک کر تھوڑی دیر کے لئے آرام کرتے ہیں۔ اِس خیال کی روشنی میں بہت سارے علماء بالخصوص ویسٹکوٹ اور ٹیمپل قدیم عالم اور یجن کی پیروی کرتے ہوئے یہ قیاس آرائی کرتے ہیں کہ اِس حوالے میں آسمان کا جو تصور پیش کیا گیا ہے وہ مسلسل ترقی اور بہتری کی طرف جانے والی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب تک کہ مسافر اپنی حتمی اور آخری منزل پر نہ پہنچ جائے۔ لیکن قدیم فادروں نے اِس حوالے کا کبھی اِس طرح سے ترجمہ نہیں کیا اور دیگر علماء نے بھی اِس بات پر زور دیا ہے کہ یہ حالت ایک مستقل قیام کی جگہ ہے۔ یہ لفظ نئے عہد نامے میں ایک اور مقام یعنی یوحنا 14 باب 23 آیت میں بھی استعمال ہوا ہے اور جہاں پر خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے اپنے شاگردوں اور ماننے والوں کے دل میں قیام کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ قیام مستقل ہے کسی طور پر عارضی نہیں۔" (ٹاسکر)

ج. میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں: محبت دوسروں کو خوش آمدید کہنے کی تیاری کرتی ہے۔ محبت کے ساتھ والدین اپنے پیدا ہونے والے بچے کے لئے اُسکی پیدائش سے پہلے ہی کمرہ تیار کرتے ہیں۔ محبت کے ساتھ ہی میزبان اپنے مہمان کے لئے تیاری کرتا ہے۔ یسوع بھی اپنے شاگردوں کے لئے ایسی جگہ تیار کرتا ہے جہاں پر وہ جا کر رہیں گے کیونکہ وہ اُن سے پیار کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اُس کے شاگرد ضرور وہاں پر جائیں گے۔

i. جیمز بیری نامی شخص نے بہت ساری تصانیف لکھیں جن میں سے ایک Peter Pan بھی ہے۔ اُس کی کتابوں میں سے ایک اُس کی اپنی ماں Margaret Ogilvy کے بارے میں اور اسکاٹ لینڈ میں اُس کے پلنے بڑھنے کے بارے میں تھی۔ اُس کی ماں نے زندگی میں بہت زیادہ دکھ دیکھے جن میں اُس کے ایک بیٹے کی موت بھی شامل تھی۔ موریسن کے مطابق بیری لکھتا ہے کہ اُس کی ماں کے نزدیک بائبل کا سب سے پسندیدہ باب یوحنا 14 تھا۔ وہ اِس بات کو اِس قدر زیادہ پڑھتی تھی کہ جب کبھی اُس کی بائبل کو ویسے بھی رکھا جاتا تو چونکہ یہ حوالہ اِس قدر زیادہ دفعہ نکالا اور پڑھا جاتا تھا، اُس کی بائبل کے یہ صفحات خود بخود کھل جایا کرتے تھے۔ بیری بیان کرتا ہے کہ جب اُس کی ماں بہت بوڑھی ہو گئی اور وہ اپنی بائبل کو پڑھ نہیں سکتی تھی تو وہ بائبل کا یہی حوالہ نکال کر اُسے چوما کرتی تھی۔

ii. جب یسوع کہتا ہے کہ میں جاتا ہوں تو یہ اُس کی اپنی منصوبہ بندی اور پیش قدمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اُسے صلیب تک لے کر نہیں جایا گیا بلکہ وہ خود صلیب کے پاس گیا تھا۔ "اُن کا خیال تھا کہ یسوع کی موت ایک ایسی ناگہانی آفت تھی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی لیکن یسوع نے اُنہیں سکھایا کہ یہ اُس کی اپنی منصوبہ بندی کی وہ راہ تھی جس پر وہ خود ہی چل کر گیا تھا۔" (موریسن)

د. تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا: یسوع نے اپنے شاگردوں کے لئے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔ اِس وعدے کا مطلب اُس کا مُردوں سے زندہ ہونا یا رُوح القدس کا نازل ہونا نہیں ہے۔ بلکہ جب یسوع یہ کہہ رہا ہے تو اُس کے ذہن میں اِس دُنیا کے آخر میں تمام لوگوں کا اکٹھا کیا جانا اور اُس کے لوگوں کا اُس کے پاس لایا جانا تھا۔

i. "یسوع چاہتا تھا کہ جب اُس کے شاگرد اُسے دیکھ نہ سکیں تو یہ مت سمجھیں کہ وہ ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ اُنہیں اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ وہ ایک اور مقام پر گیا ہے جہاں پر وہ اُن کے لئے بھی جگہ تیار کر رہا ہے تا کہ وہ آ کر اُن کو بھی اپنے ساتھ لے جائے۔" (مورگن)

ii. "یہاں پر یسوع کی آمدِ ثانی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ہمیں چاہیے کہ اُس کو نظر انداز نہ کریں۔ یہ سچ ہے کہ یوحنا اِس حقیقت کے بارے میں اُس قدر ذکر نہیں کرتا جتنا ذکر ہمیں نئے عہد نامے کے دیگر مصنفین کی تحریروں میں ملتا ہے لیکن اِس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ یوحنا اِسے نہیں جانتا تھا یا یہ کہ اُس نے اِس حقیقت کو نظر انداز کر دیا تھا۔" (مورث)

iii. "یہ ایک بہت ہی خوبصورت وعدہ ہے جو ابتدائی کلیسیا کے ساتھ کیا گیا اور اِس میں ہم پولس رسول کی آواز کی گونج کو بھی سنتے ہیں جب وہ تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو بتا رہا تھا کہ 'خُداوند کے کلام کے مطابق۔۔۔ وہ خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور نرسنگے کے ساتھ اُتر آئیگا۔۔۔ اور ہم ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے'۔ (دیکھئے 1 تھسلنیکیوں 4 باب 15-17 آیات)" (ٹاسکر)

ہ. تا کہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو: آسمان کا سارا منظر یسوع کی ذات کے ساتھ مربوط ہے اور اُسی سے منسوب ہے۔ آسمان اِس لئے آسمان نہیں کہ اُس کی گلیاں اور سڑکیں سونے کی ہونگی اور اُس کے دروازے ہیرے جواہرات کے ہونگے، اور نہ ہی یہ اِس لئے آسمان ہے کہ اُس پر فرشتگان رہتے ہیں۔ بلکہ آسمان اِس لئے آسمان ہے کیونکہ یسوع وہاں پر موجود ہے۔

i. ہمیں اِس بات سے تسلی ملتی ہے کہ یسوع نہ صرف آسمان کو ہمارے لئے تیار کر رہا ہے بلکہ وہ ہمیں بھی آسمان کے لئے تیار کرتا ہے۔

3. (5-6 آیات) صرف یسوع ہی خُدا باپ تک جانے کا واحد راستہ ہے۔

توما نے اُس سے کہا اَے خُداوند ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جاتا ہے۔ پھر راہ کس طرح جانیں؟۔ یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔

اَ. اَے خُداوند ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جاتا ہے: توما واضح طور پر اپنی پریشانی کا بڑی ایمانداری کیساتھ اظہار کرتا ہے اور ہمیں اِس بات کے لئے اُس کی تعریف کرنی چاہیے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یسوع جیسے کسی اور جگہ پر یا کسی اور شہر میں جا رہا تھا۔

i. "اگرچہ انسانی زبان یسوع کو مجبور کرتی ہے کہ وہ مَیں جاتا ہوں، یا مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں جیسے الفاظ کا استعمال کرے۔ لیکن یہ اصطلاحات کسی مادی یا مکانی چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہے۔" (ٹاسکر)

ii. "پس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح اُس کے ساتھ بڑے عام فطری انداز میں اور بہت زیادہ بے تکلفی کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ اور وہ اُن کے ساتھ بہت زیادہ ہمدردی سے بات کرتا ہے اور اُنہیں بہت پیار کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے جیسے اُن کے لیے آسان ہے سکھاتا ہے۔ وہ اُس سے ایسے سوالات پوچھتے ہیں جیسے ایک بچہ اپنے باپ سے پوچھتا ہے۔ بہت دفعہ وہ اپنی لاعلمی یا بے علمی کا اظہار کرتے ہیں لیکن یسوع کی موجودگی میں ہم اُنہیں کبھی بھی اِس بات سے شرمندہ اور خوفزدہ نہیں دیکھتے کہ بہت ساری باتوں کے بارے میں اُن کی معلومات کس قدر سطحی یا کم ہے۔" (سپرجن)

ب. راہ حق اور زندگی مَیں ہوں۔ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ وہ ہمیں کوئی راہ دکھائے گا، بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ خود راہ ہے۔ اُس نے ہمیں کسی سچائی کی تعلیم دینے کا وعدہ نہیں کیا بلکہ وہ کہتا ہے کہ مَیں حق ہوں۔ یسوع نے ہمیں زندگی کے رازوں کو جاننے کی پیش کش نہیں کی بلکہ اُس نے کہا ہے کہ وہ خود زندگی ہے۔

- اگر مَیں حیران و پریشان ہوں اور نہیں جانتا کہ مَیں کہاں جا رہا ہوں تو یسوع راہ ہے۔
- اگر مَیں تذبذب کا شکار ہوں اور نہیں جانتا کہ مجھے کیا سوچنا چاہیے تو یسوع سچائی یا حق ہے۔
- اگر مَیں اندرونی طور پر مُردہ ہوں اور نہیں جانتا کہ زندگی حاصل کر سکتا ہوں کہ نہیں تو یسوع زندگی ہے۔

i. یسوع کی زندگی میں جلد ہی آنے والے واقعات کی روشنی میں یسوع کا یہ بیان جھوٹ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اِس بیان کے تھوڑی دیر بعد یسوع کی راہ صلیب ہو گی، اُس پر جھوٹے لوگ الزام لگا کر اُسے جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اور مجرم ٹھہرائیں گے اور اُس کا مُردہ بدن قبر کے اندر رکھا جائے گا۔ لیکن چونکہ یسوع نے خود اُس راہ کا انتخاب کیا تو ہمیں جاننا چاہیے کہ حقیقی راہ یسوع خود ہے۔ اُس نے جھوٹوں کا مقابلہ نہیں کیا جن کا عام لوگ یقین کر لیتے ہیں، وہ حتمی سچائی ہے، اور کیونکہ وہ خود مرنے کے لئے تیار تھا اِس لئے وہ زندگی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔۔اُس نے موت پر فتح حاصل کی اور ہمارے لیے زندگی کو جیتا۔

ii. "راہ کے بغیر کہیں جایا نہیں جا سکتا، سچائی کے بغیر کچھ بھی جانا نہیں جا سکتا، زندگی کے بغیر جیا نہیں جا سکتا۔ مَیں وہ راہ ہوں جس پر تم نے چلنا ہے، وہ سچائی ہوں جس پر تمہیں یقین کرنا ہے اور وہ زندگی ہوں جس کی تمہیں اُمید ہونی چاہیے۔" (کیمپس بحوالہ بروس)

ج. کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا: یسوع نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ وہ خُدا تک جانے والی واحد راہ ہے ایک بہت بڑا اور حیرت انگیز بیان دیا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے یسوع نے ہیکل اور اُس کی تمام رسومات کو بھی منسوخ کر دیا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ دیگر تمام طرح کے مذہبی تصورات کو بھی رَد کر دیا ہے۔ یسوع کا یہ بیان دیگر ہر کسی کو خارج کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ واحد راہ، حق اور زندگی وہ ہے اور وہی خُدا تک رسائی کا واحد راستہ ہے۔

i. اگرچہ یہ بات باآسانی سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ بات دُنیا کی طرف سے یسوع کی تمام تعلیمات میں متنازع خیال کی جاتی ہے جسے انجیل نویسوں نے لکھ لیا ہے۔ بہت سارے لوگوں کے نزدیک یہ تعلیم قابلِ قبول ہے کہ خُدا تک رسائی کی ایک مناسب راہ یسوع بھی ہے اور باقی لوگوں یا دُنیا کے پاس بھی خُدا تک رسائی کی مختلف راہیں موجود ہیں۔ بہت سارے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کہنا کہ خُدا تک رسائی کی صرف ایک ہی راہ ہے بہت بڑی بے انصافی کی بات ہے۔

ii. بہر حال بائبل کی تعلیمات میں یہ ایک ایسا عنوان ہے جو بہت زیادہ تسلسل کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دس احکام کا آغاز اِن الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے، خُداوند تیرا خُدا جو تجھے ملکِ مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا مَیں ہوں۔ میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ (خروج 20 باب 2-3 آیات)۔ پورے پرانے عہد نامے میں خُدا نے اور معبودوں کو ماننے والوں کی ملامت اور تضحیک کی۔ (یسعیاہ 41 باب 21-29 آیات؛ 1 سلاطین 18 باب 19-40 آیات)۔ بائبل نے ہمیشہ ہی ایک سچے خُدا کی موجودگی پر زور دیا ہے اور اُس واحد سچے خُدا تک رسائی کا واحد راستہ یسوع مسیح ہے۔

د. کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا: اگر اِس بات کو عام زبان میں دیکھا جائے تو ہم اِسے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یسوع مسیح خُدا تک رسائی کا واحد راستہ نہیں تو پھر وہ خُدا تک پہنچنے کا کوئی بھی راستہ نہیں۔ اگر خُدا تک رسائی کی بہت ساری راہیں ہیں تو یسوع اُن میں سے کوئی بھی نہیں کیونکہ اُس نے خود یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خُدا تک رسائی کی واحد راہ ہے۔ اگر یسوع خُدا تک رسائی کی واحد راہ نہیں تو یسوع ایک ایماندار شخصیت نہیں تھا اور وہ خُدا کا سچا نبی

بھی نہیں تھا۔ تو ایسی صورت میں یسوع یا تو پھر ابلیس کی نمائندگی کرنے والا تھا اور یا پھر مخبوط الحواس شخص تھا۔ اِس بات کے حوالے سے ہمارے پاس کوئی درمیانی راہ موجود نہیں ہے۔

i. بہت دفعہ لوگ اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "مَیں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ یسوع ایک ایماندار شخصیت اور خُدا کا سچا نبی تھا۔ لیکن مَیں یہ نہیں مانتا کہ یسوع نے اناجیل کے اندر اپنے بارے میں اِس طرح کی کوئی بات کہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ مسیحیوں نے بعد میں یہ باتیں اُس کے حق میں اناجیل کے اندر شامل کر لی ہیں۔" لیکن کسی کے پاس کوئی بیرونی وجہ یا ثبوت موجود نہیں جو یہ بات ثابت کر سکے کہ یسوع نے یہ باتیں کہی ہیں یا نہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسی قدیم تحریر موجود نہیں جس کا عنوان ہو 'یسوع مسیح کے حقیقی اقوال'۔ ایسا کوئی فرق اُسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہمارے پاس کوئی بیرونی ثبوت موجود ہوں۔ "مَیں بھی ایک دور میں یہ سوچتا تھا کہ یسوع ایسا نہیں کہہ سکتا لہٰذا اُس نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا ہو گا، یہ الفاظ بعد کے مسیحیوں نے اُس کے منہ میں ڈالے تھے۔" لیکن حقائق بتاتے ہیں کہ ایسی سوچ غلط ہے۔

ii. اگر یہ سب کچھ ذاتی خیالات کی مدد سے طے کیا جائے گا، اگر ہم خود سے اِس بات کا تعین کر سکتے ہیں کہ یسوع نے کیا کہا تھا اور کیا نہیں کہا تھا تو ہمیں اناجیل کو مکمل طور پر رد کر دینا چاہیے۔ یسوع کے معاملے میں یا تو ہمیں سب کچھ ماننا پڑے گا یا پھر ہمیں سب کچھ رد کرنا پڑے گا۔ ہم دو میں سے ایک ہی کام کر سکتے ہیں، یا تو ہم انجیل نویسوں کے اِن بیانات کو سچائی پر مبنی تاریخی ریکارڈ کے طور پر قبول کر سکتے ہیں یا پھر ہم اُنہیں مکمل طور پر رد کر سکتے ہیں، اِس سب میں کوئی تیسری صورت موجود نہیں ہے۔

iii. کیا مسیحیت ہٹ دھرمی اور تعصب کا شکار ہے؟ اِس میں کوئی شک نہیں کہ مسیحیت کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جو بہت زیادہ کٹر، ہٹ دھرم اور متعصب ہیں۔ لیکن حقیقی بائبلی مسیحیت دیگر مذاہب کی عزت کرنے والی، اُن کو برداشت کرنے والی، اور مختلف طرح کے تصورات اور کلچر کو پنپنے کے لئے آزادی دیتی ہے۔ مسیحیت دوسری ثقافتوں اور تہذیبوں کو برداشت اور قبول کرتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی تعلیمات اور بالخصوص بائبل کے دوسری زبانوں میں سب سے زیادہ تراجم ہوئے ہیں۔ دُنیا کا کوئی بھی مسیحی اپنا ملکی یا خاندانی کلچر اپنائے رکھتے ہوئی اور اپنی تہذیب کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے بھی ایک حقیقی اور سچا مسیحی ہو سکتا ہے۔ مسیحیت کے ابتدائی دور میں اِس وجہ سے اِس پر تنقید بھی کی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ یہ لوگ ہر کسی کو قبول کر لیتے ہیں وہ خواہ غلام ہو یا آزاد، امیر ہو یا غریب، عورت ہو یا مرد اور یونانی ہو یا کوئی اور شخص۔ ہر کسی کو قبول کیا جاتا تھا اور ہر کسی کو ایک ہی بات پر ایمان رکھنے کی ضرورت تھی کہ اُس سچائی کو مانیں جو یسوع کی ذات میں ظاہر ہوئی ہے۔ یسوع کی ذات میں پائی جانے والی بنیادی اور مرکزی سچائی سے پھرنا اور اُس کو نہ ماننا اِس دُنیا اور ابدیت میں خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔

iv. "اگر کسی کو یہ بات ناگوار محسوس ہوتی ہے کہ یہ دعویٰ دیگر ہر کسی کو خارج کرتا ہے تو اُس شخص کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ یہ دعویٰ اُس ذات نے کیا ہے جو مجسم کلام ہے، جس نے ہم پر باپ کو ظاہر کیا ہے۔" (بروس)

v. مسیحی ایمان کسی بھی شخص کو قبول کر سکتا ہے جو یسوع مسیح کے ذریعے سے آتا ہے، یسوع نے کہا، "میرے وسیلے": "یہ یسوع کے بارے میں مختلف طرح کی چیزوں کو ماننے کے وسیلے نہیں، نہ ہی کسی خاص قسم کے ایمان کے ذریعے یا وسیلے، بلکہ یسوع کی اپنی ذات کے وسیلے۔" (ڈوڈز)

4. (7-8 آیات) باپ کو جاننا اور بیٹے کو جاننا۔

اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب اُسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے۔ فلپس نے اُس سے کہا اَے خُداوند! باپ کو ہمیں دِکھا۔ یہی ہمیں کافی ہے۔

أ. اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے: یسوع یہاں پر وضاحت کرتا ہے کہ وہ کیوں خُدا تک رسائی کی واحد راہ ہے، یسوع خُدا کی ذات کا حقیقی مظہر تھا اور ہے۔ یسوع کو جاننا خُدا کو جاننا ہے۔

ب. اب اُسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے: رسولوں نے یسوع کے ساتھ تین سال گزارنے کے بعد خُدا کی ذات کے بارے میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔ لیکن یسوع جانتا تھا کہ چونکہ اُنہوں نے ابھی صلیب پر یسوع کی محبت کا مکمل مکاشفہ نہیں دیکھا تھا اور اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلے اُس کی پوری قدرت کو نہیں دیکھا تھا اِس لئے اُن کو بتانے کی ضرورت تھی کہ وہ اب بھی خُدا کی ذات کو یسوع کے وسیلے جان اور دیکھ سکتے ہیں۔

ج. اَے خُداوند! باپ کو ہمیں دِکھا۔ یہی ہمیں کافی ہے: فلپس نے یسوع کی پیروی کرتے ہوئے یسوع کی ذات کے بارے میں بہت کچھ دیکھا اور سیکھا تھا لیکن اُس نے ابھی تک خُدا باپ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا۔ غالباً وہ سوچ رہا تھا کہ اُس کی زندگی میں ایسا کوئی تجربہ زندگی کو مکمل طور پر بدلنے کے لئے یقین دہانی اور حوصلہ افزائی کا سبب ہو سکتا ہے۔

5. (9-11 آیات) یسوع ایک بار پھر خُدا باپ کے ساتھ اپنا رشتہ، اپنا اتحاد اور اُس پر اپنے انحصار کے بارے میں وضاحت کرتا ہے۔

یسوع نے اُس سے کہا اَے فلپس! مَیں اِتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔ تُو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دِکھا؟۔ کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو مَیں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ میرا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔

أ. مَیں اِتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تُو مجھے نہیں جانتا؟ اِس کا مطلب ہے کہ فلپس یسوع کے بہت قریب تو رہا تھا لیکن ابھی تک اُس نے اُسے پوری طرح سمجھا نہیں تھا۔ آج کل کے بہت سارے لوگوں کے بارے میں بھی ایسا ہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔

ب. جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا: یسوع کی محبت کے ساتھ کی گئی سرزنش نے فلپس کو وہ بات یاد دلائی جو یسوع اُن سب کے سامنے اکثر کہا کرتا تھا کہ اُسے جاننا خُدا کو جاننا ہے۔ یسوع کی محبت کو دیکھنا خُدا باپ کی محبت کو دیکھنا تھا، یسوع کو کوئی بھی عمل کرتے ہوئے دیکھنا خُدا کو وہ عمل کرتے دیکھنا تھا۔

i. "خُدا باپ اور بیٹے کو ایک ہی مقام پر دیکھے بغیر اِس بات کا ترجمہ کرنا بہت زیادہ مشکل ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو کوئی عام آدمی اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا۔" (مورث)

ii. جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا: "کوئی مادی چیز یا شبیہ خُدا کی ذات کا اظہار یا تصویر کشی نہیں کر سکتی۔ صرف کوئی شخصیت ہی خُدا کی ذات کے بارے میں علم مہیا کر سکتی ہے کیونکہ کسی ذات کی نمائندگی کوئی لاشخصی چیز نہیں کر سکتی۔" (ٹینی) یہ بات اِس تصور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہے کہ عبرانی کلام ایک ظالم خُدا کو پیش کرتا ہے جبکہ یسوع ایک بہت ہی محبت کرنے والے خُدا کی نمائندگی کرتا ہے۔ یسوع ہمیں وہی محبت، رحم، فضل اور بھلائی دکھاتا ہے جو خُدا باپ کی ذات میں ہیں۔ خروج 34 باب 5-9 آیات میں دیگر بہت سارے پرانے عہد نامے کے حوالوں کے ساتھ خُدا کی ذات کے اِن اوصاف کو دیکھا جا سکتا ہے۔

iii. جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا: "کیا کوئی مخلوق یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کر سکتی ہے؟ کیا اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کے سامنے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ابدی اور قادرِ مطلق خُدا ہے؟" (کلارک)

ج. یہ باتیں جو مَیں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا: یسوع نے بارہا یوحنا کی انجیل میں یہ بات زور دے کر کہی ہے کہ وہ اپنی ہر ایک بات اور اپنے ہر ایک عمل میں خُدا باپ پر انحصار کرتا ہے اور اُس کی مرضی، اختیار اور رہنمائی کے بغیر نہ کچھ کہتا ہے اور نہ کچھ کرتا ہے (یوحنا 5 باب 19 آیت؛ 8 باب 28 آیت)

د. میرا یقین کرو۔۔۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو: یسوع اپنی ذات پر ہمارے ایمان کے لئے دو اہم اور مضبوط بنیادیں فراہم کرتا ہے۔ ہم یسوع کا صرف اُس کی ذات اور اُس کے کلام کی وجہ سے یقین کر سکتے ہیں، یا پھر ہم اُن کاموں کے سبب سے یسوع کا یقین کر سکتے ہیں جو اُس نے معجزانہ طور پر کئے تھے۔

i. باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔: "ہم صرف اپنی ذات کے جوہر میں ایک نہیں بلکہ ہم اپنے کاموں میں بھی ایک ہیں۔ وہ کام جو مَیں نے کئے ہیں وہ میری ذات کی لامحدود کاملیت کے گواہ ہے۔ وہ معجزات جو مَیں نے کئے ہیں وہ کسی لامحدود قدرت کے وسیلے سے ہی وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔" (کلارک)

ii. میرا یقین کرو: "یہاں پر یسوع فلپس کے ساتھ ساتھ دوسرے شاگردوں کو بھی یہ بات کہتا ہے (یسوع جمع کے صیغے میں بات کر رہا ہے) کہ وہ اُس کے بارے میں کچھ یقین نہ رکھیں بلکہ اُس پر یقین رکھیں۔ ایمان میں اِس بات کا اقرار شامل ہے کہ جو کچھ یسوع کہتا ہے وہ سچ ہے۔" (مورث)

iii. "ہمارا خُداوند اپنے کلام اور اپنے کاموں کے وسیلے اپنے لئے الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ پطرس نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس کے کلام اور کام دونوں میں قدرت پائی جاتی تھی۔ خُدا کے خادموں کو بھی سچے عقائد کی تعلیم دیکر اور اپنے اچھے کردار کی بنیاد پر یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اُس کے پیروکار اور گواہ ہیں۔" (ٹراپ)

ب: پریشان شاگردوں کے لئے تین طرح کی تسلی و یقین

1. (12-14 آیات) یسوع باپ کے پاس جاتا ہے، اُس کا کام اِس دُنیا پر جاری رہے گا۔

مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے مَیں وہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو مَیں وہی کرونگا۔

اَ. مَیں تم سے سچ کہتا ہوں: یسوع نے رخصت ہونے سے پہلے تین دفعہ اپنے شاگردوں کو یقین دہانی کروائی اور یہاں پر وہ پہلی دفعہ اُنہیں کہہ رہا ہے کہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں۔ یسوع کی پہلی یقین دہانی اُن کے خوف کا جواب دیتی ہے۔ "اُنہیں یہ خوف لاحق ہو رہا تھا کہ یہ اُن کی خدمت اور ہر ایک چیز کا اختتام ہے اور اب وہ سب فارغ ہیں۔" اُنہیں اُن کی خدمت کے کام سے فارغ نہیں کیا گیا بلکہ اُن کو پہلے سے بھی اعلیٰ منصبوں پر فائز کر دیا تھا۔

ب. **جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے:** پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کی کہ جو کلام یسوع نے کیا ہے اور جو معجزات اُس نے دکھائے ہیں اُن کی وجہ سے وہ اُس پر اعتقاد رکھیں، اُس سے ایمان میں چمٹے رہیں۔ اور اب وہ ایمان رکھنے والوں کے لئے برکات یا فوائد کے بارے میں بیان کرنے جا رہا ہے۔

ج. **یہ کام جو مَیں کرتا ہوں وہ بھی کریگا:** یسوع کا یہ یقین تھا اور اُس کی یہ توقع بھی تھی کہ اُسکے پیروکار اُس کے کام کو جاری و ساری رکھیں گے۔ یسوع یہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے جانے کے بعد اُس کے شاگرد ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں بلکہ وہ اُس کے کام کو اُس سے بھی بڑے پیمانے پر سرانجام دیں۔(**بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کریگا۔**)

i. "وہ بڑے کام جن کا یسوع یہاں پر ذکر کر رہا ہے وہ بھی اُسکے شاگردوں کے نہیں بلکہ اُس کے اپنے کام ہیں، وہ کام اُس وقت اُن میں نہیں ہوئے تھے جب یسوع جسمانی طور پر اُن کے درمیان موجود تھا بلکہ اُس کے رُوح کے وسیلے اُن کی ذات کے اندر ہوئے تھے۔" (بروس)

د. **بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کریگا:** جب یسوع یہ کہتا ہے کہ اُس کے شاگرد اُس سے بڑے کام کریں گے تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اُس سے بھی زیادہ سنسنی خیز کام کریں گے بلکہ وہ یسوع سے زیادہ وسیع پیمانے پر کام کریں گے۔ یسوع نے اپنے پیچھے اپنے پیروکاروں / ایمانداروں کا ایک ایسا فتح مند خاندان چھوڑا جو اُس کی بادشاہی کو زیادہ لوگوں اور زیادہ علاقوں میں پھیلائیں گے اور وہاں وہاں پہنچیں گے جہاں یسوع اپنی زمینی خدمت کے دوران نہیں گیا تھا۔

i. ایسا لگتا ہے کہ اِس وعدے کا پورا ہونا ناممکن تھا؛ لیکن جب پطرس نے اپنا پہلا پیغام دیا، تو اُس کے جواب میں اتنے زیادہ لوگوں نے مسیحیت کو قبول کیا جتنے لوگوں نے شاید یسوع کی ساری خدمت کے دوران بھی مسیحیت کو قبول نہیں کیا تھا۔

ii. "Authorized Version میں بڑے کاموں کو لغوی معنوں میں لیا گیا ہے اور اِن کا مطلب زیادہ بڑی چیزوں کے طور پر دیا گیا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد رسولوں نے جو کام کئے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یسوع کے کاموں سے بڑے ہرگز نہیں تھے اپنی وسعت، حجم اور اپنے اثر کے باعث بڑے تھے۔" (ٹاسکر)

iii. "یہاں پر لفظ 'کام' بیان نہیں کیا گیا۔ ایسا کوئی لفظ یہاں پر موجود نہیں ہے لہٰذا اِس بات کا درست ترجمہ 'بڑی چیزوں' کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ پس یہاں پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ یسوع کے پیروکار کچھ ایسی چیزیں کریں گے جو اُس کے اُن کاموں سے بڑی ہونگی جو اُس نے اپنی زمینی خدمت کے دوران لوگوں کے درمیان میں کئے تھے۔" (بوئیس)

iv. "یسوع نے جو کچھ یہاں پر کہا ہے اُسے ہم اعمال کی کتاب کے بیان میں دیکھ سکتے ہیں۔ رسولوں نے شفائیہ کام تو چند ایک ہی کئے تھے، لیکن یہاں پر زور زیادہ لوگوں کے مسیحیت پر ایمان لانے کی طرف ہے۔ پنتکست کے دن ہی جب پطرس نے لوگوں سے کلام کیا تو اُن میں اتنے زیادہ لوگ شامل ہو گئے تھے جتنے شاید یسوع کی پوری زمینی خدمت میں بھی مسیحیت میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہاں پر ہم بڑے بڑے کاموں کے بارے میں یسوع نے جو وعدہ کیا ہے اُس کو محدود پیمانے پر پورا ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔" (مورث)

v. ولیم بارکلے کے مطابق جب یسوع یہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے بھی بڑے کام کروگے تو اِس کا مطلب زیادہ متاثر کن کام ہیں نہ کہ یسوع سے بڑے معجزات: "اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا نے وہ کام کئے جو یسوع نے کئے تھے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کلیسیا نے یسوع سے بھی بڑے کام کئے ہیں۔" (بارکلے)

vi. ہمارے درمیان ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ کچھ ایسے ایماندار ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں جو ایسے حیرت انگیز کام معجزات کی صورت میں کر سکتے ہیں جیسے یسوع نے اپنی زمینی خدمت کے دوران نہیں کئے تھے۔ ہم بڑی خوشی کے ساتھ اور بڑے صبر کے ساتھ اُن لوگوں کی طرف سے ایسے ثبوت دیکھنے کے منتظر ہیں جنہوں نے یسوع کے پانی پر چلنے، ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلانے، مُردوں کو زندہ کرنے (اور اناجیل میں مرقوم یسوع کی طرف سے کئے جانے والے دیگر عظیم کاموں) سے بھی بڑے کام کئے ہوں۔ اگر یہ بات ثابت ہو بھی جاتی ہے کہ کسی ایک شخص نے یسوع کے بعد ایسے حیرت انگیز کام کئے ہیں تو بھی یہ چیز اِس بات کی وضاحت نہیں کرتی کہ اِس طرح کی خطرناک تفسیر کی روشنی میں آجکل کی دُنیا میں ایسے ہزاروں لوگ کیوں نہیں جو وہ کام کر رہے ہوں جو یسوع کے کاموں سے بھی بڑے تھے۔ کیونکہ یسوع نے صرف کسی ایک شخص کے بارے میں ایسا نہیں کہا تھا کہ **وہ اِن سے بھی بڑے کام کریگا۔**

ہ. **کیونکہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں:** یسوع جلد ہی اُن کے سامنے اِس بات کی وضاحت کرنے والا تھا کہ جب وہ آسمان پر جائے گا تو وہ رُوح القدس کو بھیجے گا (یوحنا 14 باب 16 آیت؛ 14 باب 26 آیت؛ 15 باب 26 آیت؛ 15 باب 7- 9 آیات؛ 15 باب 13 آیت)۔ اب چونکہ یسوع باپ کے پاس چلا گیا اور اُس نے رُوح القدس کو بھیجا جس نے اُس کے شاگردوں کو اِس قابل بنایا کہ وہ بڑے بڑے کام کر سکیں۔

i. "جس وجہ سے تم یہ بڑے کام کر سکو گے وہ یہ ہے کہ فضل سے بھرپور رُوح القدس اُن کی ایسا کرنے میں مدد کرے گا جو اُس وقت کلیسیا پر بھیجا جائے گا جب یسوع باپ کے پاس جائے گا۔" (ایلفرڈ)

و. **اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے مَیں وہی کرونگا:** یسوع مزید وضاحت کرتا ہے کہ اُس کے پیروکاروں کے لئے عظیم کام کرنا کس طرح ممکن ہو گا۔ یہ کام اُن لوگوں کی دُعاؤں کے وسیلے ممکن ہونگے جو وہ اُس کے نام سے اُس سے کریں اور مانگیں گے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ اُس کے پیروکار اگر اُس کے نام سے کچھ مانگیں گے تو وہ ضرور اُن کے لیے وہ کام کرے گا۔ لیکن اِس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کام اُس کے کردار اور اُس کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئیں جو وہ اپنے اختیار سے ضرور کرے گا۔

i. **میرے نام سے:** یہ کوئی منتر نہیں ہے کہ یسوع کا نام بار بار لینے سے کچھ ہو جائے گا، اِس کی بجائے یہ چیز دو باتوں کے بارے میں ہمیں آگاہی دیتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم جو کچھ خُدا سے مانگیں گے اُس پر یسوع کی طرف سے شفاعت اور ہاں کی مہر ثبت ہو گی، اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات ہمارے لئے ایک حد بندی ظاہر کرتی ہے کہ ہم نے جو کچھ مانگنا ہے وہ یسوع کے نام سے اُس کے کردار اور اُس کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہم خُدا کے پاس صرف یسوع کے نام میں آتے ہیں نہ کہ اپنے نام میں یا کسی اور ذات کے نام میں۔

ii. "یہ ہماری دُعا کی پرکھ ہے: کیا مَیں یہ دُعا یسوع کے نام میں مانگ سکتا ہوں؟ کوئی بھی شخص مثال کے طور پر اپنے ذاتی بدلے، اپنی ذاتی خواہشات یا کسی ایسی بات کے لئے جو خُداوند کے نام کے شایانِ شان نہیں یا مسیحیت کے مطابق نہیں یسوع کے نام میں دُعا نہیں مانگ سکتا۔" (بارکلے)

iii. "اُس کے نام میں کچھ مانگنے کا مطلب ہے کہ ہماری اُس کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی ہے اور ہماری نیت اور مقصد کی بھی اُس کے ساتھ ہم آہنگی ہے۔" (ٹرینچ)

ز. تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے: یہ بڑے کام جن کا یسوع نے وعدہ کیا ہے اُس کے اور اُسکے باپ کے نام کو جلال دیں گے۔ جو دُعا اِس جذبے کے ساتھ کی جائے گی جس سے خُداوند یسوع اور خُدا باپ کے نام کو جلال ملے یقینی طور پر ایسی دُعا ہو گی جس کا خُدا باپ ضرور ہی جواب دے گا۔

2. (15-17 آیات) جب یسوع جاتا ہے تو وہ رُوح القدس کو بھیجے گا۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور مَیں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی رُوحِ حق جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا۔

اَ. اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے: یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کچھ دیر پہلے ہی اپنی محبت کا اظہار اُن کے پاؤں دھو کر کیا تھا (یوحنا 13 باب 1-5 آیات)۔ اُس نے اُن کو بتایا کہ وہ اُس کی محبت کا جواب اُس کے حکموں پر عمل کر کے دے سکتے ہیں۔

- اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ جس طرح اُس نے اُن کے پاؤں دھوئے اُسی طرح وہ بھی ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کریں (یوحنا 13 باب 14-15 آیات)
- اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ جس طرح اُس نے اُن سے محبت رکھی اُسی طرح وہ بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں (یوحنا 13 باب 34 آیات)
- اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ اپنا ایمان خُدا باپ اور اُسکی [یسوع کی] ذات پر رکھیں (یوحنا 14 باب 1 آیت)

i. یسوع کے احکام پر عمل کرنا ہماری ذاتی اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے اور اُس کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن جب ہم اُس کے اِن احکامات کو پورا کرتے ہیں تو وہ اِس بات پر زور دیتا ہے کہ ہم اِس سے دوسروں کے لئے دل سے میں محبت اور اُس پر ایمان کا مظاہرہ کریں۔

ii. یہ یسوع کے لئے ہماری محبت کی درست پیمائش ہے۔ اپنے منہ سے یہ کہنا کہ ہم یسوع سے پیار کرتے ہیں تو ایک آسان چیز ہے۔ جب یسوع کے لئے ہماری محبت میں جذبہ اور اچھے احساسات ہوتے ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہے لیکن اُس کے لئے ہماری محبت کا تعلق ہمیشہ ہی اُس کے حکموں پر عمل کرنے کے ساتھ جڑا ہونا چاہیے نہیں تو اُس کے لیے ہماری محبت سچی نہیں ہے۔

iii. ایمانداروں کے لیے نافرمانی کا تعلق بھلائی نہ کرنے یا کچھ اچھی چیزوں میں مضبوط نہ ہونے سے ہی نہیں ہے۔ کئی لحاظ سے اِس کا تعلق محبت نہ کر پانے کے ساتھ بھی ہے۔ وہ جو سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں وہ بہت خوشی کے ساتھ بڑے فطری انداز سے اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ "مَیں یسوع سے حقیقی محبت کرتا ہوں لیکن مَیں یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے بتائے کہ مَیں نے اپنی زندگی کیسے گزارنی ہے" یسوع کی ذات اور اُس کی محبت کو سمجھنے میں سب سے بڑی ناکامی ہے۔

iv. یسوع نے ہماری تابعداری کے اصل محرک کے بارے میں بھی بات کی ہے۔ ہم اُس کی تابعداری کسی خوف، کسی طرح کے تکبر یا اُس سے طرح طرح کی برکات حاصل کرنے کی خواہشات کے ساتھ نہیں کرتے۔ اُس کی درست طور پر تابعداری کرنے کا اصل محرک ہماری اُس کے لیے محبت ہے۔ "تابعداری کرنے والے کے دل میں اپنی ماں، اپنی آیا، اپنے کھانے کے لیے محبت ہونی چاہیے۔ تابعداری کا جوہر دل سے کی گئی محبت میں پنہاں ہے جو اچھائی کے کام کرنے کی تحریک دیتی ہے، یہ براہِ راست اچھائی کے کاموں کے اندر پنہاں نہیں ہے۔" (سپرجن)

v. "کچھ لوگوں کا یہ خیال رہا ہے کہ اگر وہ یسوع سے محبت کرتے ہیں تو اُنہیں کسی خاص عہد میں شامل ہونا پڑے گا، دُنیا سے کنارہ کشی کرنی پڑے گی، عجیب طرح کے کپڑے پہننے پڑیں گے یا اپنے سر کے بال مونڈنے پڑیں گے۔ ایسا کچھ لوگوں کا خیال رہا ہے کہ اگر ہم یسوع سے پیار کرتے ہیں تو ہمیں ہر وہ چیز جو ہمارے پاس ہے چھوڑ دینی چاہیے، ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنی کمر میں رسیاں باندھ کر صحراؤں میں نکل جانا چاہیے۔ کچھ دیگر ایسے ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ اپنے انوکھے لباس اور اپنے رویے میں عجیب وغریب تبدیلیوں سے اِس محبت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہمارا خُداوند ایسی کوئی بات نہیں کہتا، وہ صرف یہی کہتا ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔" (سپرجن)

ب. **اور مَیں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا:** یہاں پر یسوع اپنے شاگردوں کو تین یقین دہانیوں میں سے دوسری یقین دہانی کرواتا ہے۔ شاگرد ڈر رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ "یسوع ہمیں چھوڑ کر جا رہا ہے، اور جب وہ چلا جائے گا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا کریں گے۔" یسوع کے جانے کی وجہ سے اُن کی مدد میں کوئی کمی نہیں آئے گی، بلکہ اُن کی مدد میں اضافہ ہو گا کیونکہ خُدا باپ اُنہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔

i. یسوع یہ بات جانتا تھا کہ اُس کے شاگردوں کو (وہ جو اُس کے ساتھ اُس شام کو موجود تھے، اور وہ جو بعد میں پوری دُنیا کے اندر موجود ہونگے) اُس کے حکموں پر عمل کرنے کے لیے اپنے ساتھ خُدا کی موجودگی اور خاص قوت اور مدد کی ضرورت ہو گی۔ اِس لیے خُدا بیٹے نے یہ وعدہ کیا کہ وہ خُدا باپ سے دُعا کرے گا کہ وہ ایمانداروں کو رُوح القدس کی صورت میں مددگار بخشے تاکہ وہ اُس کے احکام پر عمل کر سکیں۔

ii. یہ بیان نئے عہد نامے میں ثالوث خُدا کی ذات پر بڑے اچھے انداز سے روشنی ڈالتا ہے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو تثلیث پر کوئی بہت پیچیدہ سبق نہیں دیا۔ اُس نے بڑی سادگی کے ساتھ یہ بتایا کہ کس طرح پاک تثلیث کے اقنوم خُدا کے لوگوں کی بھلائی اور خُدا کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے مل کر کام کرتے ہیں۔

iii. "یہاں پر بیان کی گئی بات کی روشنی میں یہ دُعا یسوع اُس وقت کرے گا جب وہ آسمان پر جائے گا۔ 'مَیں باپ سے درخواست کرونگا' یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع خُدا باپ کی حضوری میں ہوتے ہوئے، یا اُس کے بہت قریب ہوتے ہوئے اُس سے کہے گا۔۔۔ اور یہاں پر یہ بات یسوع کے شفاعتی کردار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔" (ایلفرڈ)

ج. **وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا:** لفظ مددگار کے لیے قدیم یونانی لفظ parakletos کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ لفظ کسی شخص یا ذات کو کسی اور شخص کی مدد کے لیے بلائے جانے کے معنی دیتا ہے۔ یہ مددگار کوئی نصیحت کرنے والا ہو سکتا ہے، کوئی قانونی طور پر تحفظ فراہم کرنے والا ہو سکتا ہے، کوئی درمیانی ہو سکتا ہے یا پھر کوئی شفاعتی ہو سکتا ہے۔

i. کنگ جیمز ورژن یونانی لفظ parakletos کا ترجمہ comforter بمعنی تسلی دینے والے کے کرتا ہے۔ پرانی انگریزی زبان میں یہ لفظ زیادہ بامعنی محسوس ہوتا تھا۔ "وائکلف جس سے ہم نے اپنا لفظ Comfort لیا ہے اکثر اِس لفظ کو لاطینی کے لفظ confortari کے ترجمے کے طور پر استعمال کرتا ہے جس کے معنی ہیں مضبوط کرنا۔۔۔ پس اِس سے قوت اور مدد کا تصور سامنے آتا ہے اور اِس سے ساتھ ساتھ یہ لفظ تسلی کے معنوں میں بھی لیا جا سکتا ہے۔" (ایلفرڈ)

ii. اپنے اِس مددگار کے کام کو سمجھنے کے لیے ہمیں اپنے مخالف کے کام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔" ابلیس کو الزام لگانے والا κατηγορος کہا گیا ہے اور اُس کا یہ نام رُوح القدس کے نام اور لقب کے بالکل متضاد ہے۔" (ٹراپ)

iii. دوسرا مددگار: لفظ 'دوسرا' ایک قدیم یونانی لفظ allen کا ترجمہ ہے جس کے معنی ہیں "اُسی قسم کا دوسرا" (ٹینی)، پس دوسرے سے مراد کسی اور قسم کا کوئی مددگار نہیں۔ جس طرح یسوع نے اپنے شاگردوں اور اِس دُنیا پر خُدا باپ کو ظاہر کیا بالکل اُسی طرح رُوح القدس بھی جو کہ اُسی کی طرح کا ایک مددگار ہے خُدا باپ اور یسوع کی ذات کو لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔

iv. "جب ہمارا خُداوند رُوح القدس کو دوسرا مددگار (allon paraklhtoV) کہتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ خود بھی ایک مددگار paraklhtoV ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جیسے کہ یوحنا اپنے پہلے خط میں اُسے یہی کہتا ہے (یوحنا 2 باب 1 آیت)۔" (ٹرینچ)

v. اگر یسوع ہماری زندگی کے ہر ایک قدم پر ہمارے ساتھ ساتھ ہو تو اُس کے ساتھ ایسی زندگی گزارنا یقینی طور پر بہت حیرت انگیز بات ہو۔ یسوع نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا کہ رُوح القدس اُسی کا کردار ہماری زندگیوں میں نبھائے گا، کیونکہ اُسے ایمانداروں کو قوت دینے اور اُن کی مدد کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ وہ بڑے کام جن کا ذکر یوحنا 14 باب 12-14 آیات میں کیا گیا وہ اُس مدد اور قوت کے بغیر ممکن نہیں جن کا ذکر یوحنا 14 باب 15-18 آیات میں کیا گیا ہے۔

د. کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے: جب یسوع رُوح القدس کے بارے میں بات کر رہا ہے تو وہ کسی چیز کے بارے میں نہیں بلکہ ایک ذات کے بارے میں بات کر رہا ہے جو ہم میں عارضی طور پر نہیں رہے گی جیسے کہ پرانے عہد نامے میں ہم دیکھتے ہیں بلکہ وہ ہم میں ہمیشہ رہے گی۔

i. "ایمانداروں کا ہمدرد اور حمایتی اُن کے ساتھ ہمیشہ تک رہے گا۔ جو کام وہ اُن کے وسیلے سے کرے گا وہ بھی عارضی نہیں ہونگے اور رُوح جب ایک بار دے دیا جائے گا تو پھر وہ واپس نہیں لیا جائے گا۔" (مورث)

ہ. جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی: دُنیا نہ تو رُوح کو سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی اُسے حاصل کر سکتی ہے، کیونکہ وہ سچا اور پاک ہے۔ جب ہر طرف جھوٹ کا دورِ دوراں ہے تو ایسے میں سچائی کی رُوح کو بہت زیادہ مقبولیت حاص نہیں ہے۔ اِس لیے دُنیا نہ تو رُوح القدس کو سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی جان سکتی ہے۔

i. "جب کہ دُنیا اُسے حاصل نہیں کر سکتی تو کیا ہم اِس بات کو سمجھ پا رہے ہیں کہ اگر ہم اپنا چال چلن دُنیاوی رکھیں گے تو اُس کی قدرت اور قوت ہماری زندگیوں میں کس قدر کم ہو گی؟" (ٹرینچ)

و. تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا: یسوع نے رسولوں کے رُوح القدس کے ساتھ تعلق کے تین پہلوؤں کے بارے میں بات کی ہے۔

- دُنیا کے برعکس یسوع کے شاگردوں کو چاہیے کہ وہ رُوح القدس کو جانیں۔
- دُنیا کے برعکس یسوع کے شاگردوں کو چاہیے کہ رُوح القدس اُن کے ساتھ ہو۔
- دُنیا کے برعکس یسوع کے شاگردوں کو چاہیے کہ رُوح القدس اُن کے اندر ہو۔

i. رُوح القدس یسوع کے اُن 11 شاگردوں کے ساتھ تھا، اور بعد میں وہ اُن کے اندر بھی آ گیا۔ یہ اُس وقت ہوا جب یسوع نے اُن پر پھونکا اور اُنہوں نے رُوح القدس کو قبول کیا، اُس وقت اُن کی زندگیوں میں تبدیلی ہوئی اور وہ نئے سرے سے پیدا ہوئے (یوحنا 20 باب 22 آیت)

ii. یسوع نے شاگردوں کو بتایا کہ رُوح اُن کے ساتھ ہو گا اور اُن کے اندر ہو گا،اِس کے ساتھ ساتھ یسوع نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ جب رُوح اُن کے اوپر آئے گا تو وہ قوت پائیں گے (اعمال 1 باب 8 آیت)۔رُوح کے کسی پر آنے کا تجربہ رُوح سے بپتسمہ لینے اور رُوح القدس کے انڈیلے جانے کے وسیلے حاصل ہو تا ہے۔

iii. "جس وقت یسوع اِس زمین پر تھا تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اُسکی ذات اور اُسکے شاگردوں کے درمیان کس قدر فاصلہ تھا۔جب یسوع نے اپنے آپ کو حلیم کر دیا اور مجسم ہو کر ہمارے درمیان آیا تو ہمیں اُس کی قربت ملی لیکن اِس کے باوجود ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اُس پُر حکمت اُستاد اور اُس کے کم عقل شاگردوں میں بہت زیادہ فاصلہ تھا۔اب رُوح القدس چونکہ ایمانداروں کے اندر بس گیا ہے اِس لیے اُس نے اُس فاصلے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے۔" (سپرجن)

3. (18-21 آیات) جب یسوع جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اپنے شاگردوں پر ظاہر کرے گا۔

مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا۔مَیں تمہارے پاس آؤنگا۔تھوڑی دیر باقی ہے کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے۔چونکہ مَیں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔ اُس روز تم جانو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور مَیں تم میں۔جسکے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور مَیں اُس سے محبت رکھونگا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرونگا۔

اَ. مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا۔مَیں تمہارے پاس آؤنگا: یہاں پر یسوع کی طرف سے دی جانے والی تیسری یقین دہانی کا آغاز ہوتا ہے۔شاگرد خوفزدہ تھے کہ "جب یسوع اُن کے پاس سے چلا جائے گا تو اُن کا شاگردیت کا سارا پروگرام ختم ہو جائے گا حالانکہ شاگردیت کا یہ مرحلہ ابھی شروع ہی ہوا تھا۔" حقیقت یہ ہے کہ اُن کا شاگردیت کا یہ پروگرام ختم نہیں ہونے جارہا تھا بلکہ وہ ابھی شروع ہونے لگا تھا۔

i. "یہودیوں میں کئی دفعہ کچھ اُستادوں کو باپ کہہ کر بھی پکارا جاتا تھا اور اُس کے شاگرد اُس کے بچے کہلاتے تھے۔اور اگر اُن کا اُستاد مر جاتا تو وہ شاگرد یتیم تصور کئے جاتے تھے۔" (کلارک)

ii. سپرجن کئی طرح سے دیکھتا ہے کہ یسوع کے پیروکار یتیم نہیں ہیں۔

- یتیم وہ ہوتا ہے جس کے والدین مر جاتے ہیں اور رُوح ہمیں دکھاتا ہے کہ یسوع زندہ ہے۔
- یتیم اپنے والدین کی وفات کے بعد تنہا رہ جاتا ہے جبکہ رُوح القدس ہمیں خُدا کی حضوری میں لے کر جاتا ہے اور ہمیں تنہا نہیں چھوڑتا۔
- یتیم اپنے مہیا کرنے والے اور اپنی پرواہ کرنے والے کو کھو دیتا ہے جبکہ رُوح القدس ہمیں مہیا کرنے والا اور ہماری پرواہ کرنے والا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔
- یتیم کی ہدایت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، جبکہ رُوح ہمیں ہر ایک چیز کے بارے میں تعلیم دیتا ہے۔
- یتیم کا تحفظ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا جبکہ رُوح القدس ہمارا تحفظ کرنے والا ہے۔

ب. میَں تمہارے پاس آؤنگا: یسوع ایک بار پھر اپنے شاگردوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اُن کے پاس آئے گا(یوحنا14باب3آیت میں بھی اُس نے وعدہ کیا تھا۔)یہ وعدہ وسیع مفہوم میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ وہ جی اُٹھنے کے وسیلے اور رُوح القدس کے بھیجنے کے وسیلے اُن کے پاس آیا اور اُس نے اپنے جلالی بدن میں دوسری آمد کی صورت میں پھر آنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

i. "اُس کے دوبارہ آنے کے وعدے کا ایک ایک لفظ یقین دہانی سے بھرا ہوا ہے۔ میَں تمہارے پاس آؤنگا۔" (بروس)

ج. دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے: یہ بات ایک طرح سے اُس وقت سچ ثابت ہوئی جب یسوع مرُدوں میں سے جی اُٹھا۔ یہ اُس وقت بھی سچ ثابت ہوئی جب وہ اپنے شاگردوں کے سامنے آسمان پر چڑھ گیا۔ اور اپنے رخصت ہونے کے بعد یسوع نے اپنے آپ کو اپنے شاگردوں پر بہت ہی حیرت انگیز انداز سے ظاہر کیا۔ اُنہوں نے جس طرح اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ اُس سے بھی حیرت انگیز طریقے سے اُسے دوبارہ دیکھیں گے۔

i. پولس رسول نے بعد میں لکھا تھا کہ ،ہاں اگرچہ یسوع کو بھی جسم کی حیثیت سے جانا تھا، مگر اب سے نہیں جانیں گے۔(2کرنتھیوں 5باب16آیت) مسیح کو جسم کی حیثیت سے زیادہ رُوح کی حیثیت سے جاننے کے لیے ہمیں کلام میں آگاہی ملتی ہے۔

د. چونکہ مَیں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے: رسول نہ صرف یسوع کو رُوح کی حیثیت سے جانیں گے بلکہ وہ رُوح القدس کے وسیلے یسوع مسیح میں جیتے رہیں گے۔ جب یسوع اُن کے پاس سے چلا جائے گا تو اُنکا اُس پر انحصار ختم نہیں ہو گیا تھا، بلکہ رُوح القدس کے وسیلے رسولوں کا اپنی خدمت اور زندگی میں یسوع مسیح پر انحصار اور بڑے پیمانے پر جاری رہنے والا تھا۔

i. "کوئی بھی شخص اِس لیے نجات پاتا ہے کیونکہ یسوع نے اُس کے لیے جان دی ہے اور اُس کی نجات اِس لیے قائم ہے کیونکہ یسوع اُس کے لیے ہمیشہ تک زندہ ہے۔ رُوحانی زندگی کے جاری و ساری رہنے کی واحد وجہ یہ ہے کہ یسوع مسیح زندہ ہے۔" (سپرجن)

ہ. اُس روز تم جانو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور مَیں تم میں: رُوح القدس کے وسیلے وہ ایک خاص رشتے میں بندھی ہوئی زندگی کا تجربہ کریں گے، ایک ایسی زندگی کا تجربہ جو اُنہیں بخشی گئی، اور رُوح کے وسیلے ہی خُدا باپ، خُدا بیٹے اور شاگردوں کے درمیان میں ایک تعلق، ہم آہنگی اور اتفاق ہے۔

- اِس ہم آہنگی کی علامت خُدا کی مرضی کے بارے میں جاننا ہے۔(جس کے پاس میرے حکم ہیں)
- اِس ہم آہنگی کی علامت خُدا کی مرضی کی تابعداری کرنا ہے۔(اور اُن پر عمل کرتا ہے)
- اِس ہم آہنگی کی علامت خُدا اور یسوع مسیح سے محبت ہے(جو مجھ سے محبت رکھتا ہے)
- اِس ہم آہنگی کی علامت خُدا کے ساتھ خاص تعلق اور اُس کی محبت کو اپنی زندگی میں قبول کرنا ہے۔(وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا)
- اِس ہم آہنگی کی علامت یسوع مسیح کو ذاتی حیثیت میں جاننا ہے۔(اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرونگا)
- اور یہ ساری باتیں شاگردوں کے اندر رُوح القدس کے وسیلے ہم آہنگی رکھنے کی بدولت آتی ہیں۔

i. اِس خاص رشتے کا تجربہ شاگردوں کو مستقبل میں نہیں بلکہ ابھی ہو گا۔ "کیونکہ اُس نے ساری چیزیں اگلی زندگی کے لیے نہیں رکھی چھوڑیں، وہ بیابان میں کنعان کے انگور مہیا کرتا ہے جو ایسے ہیں جس کا دُنیا نے کبھی ذائقہ ہی نہیں چکھا۔" (ٹراپ)

ii. جسکے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے: "وہ محبت جس کی بدولت یسوع کہتا ہے کہ وہ لوگوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرے گا محض کاہل اور بیکار جذبات سے پُر، سطحی اور خیالی نہیں ہے، بلکہ وہ ایک ایسے اصول کی طرح ہے جو تابعداری کی ترغیب دیتا ہے۔" (ڈوڈز)

iii. جسکے پاس میرے حکم ہیں: "جو آدمی یسوع سے پیار کرتا ہے وہ ایسا انسان ہے جس کے پاس یسوع کے احکام ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے۔ کسی کے پاس مسیح کے حکم ہونے کا بیان بہت غیر معمولی ہے اور اِس کے متوازی کوئی ایسی بات ہمیں ملتی نہیں ہے (موازنہ کیجیے 1 یوحنا 4 باب 21 آیت)۔ یسوع کے حکم کسی کے پاس ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص یسوع کے احکام کو اپنا بنالیتا ہے، وہ اُنہیں اپنی ذات کی گہرائیوں میں اُتار لیتا ہے۔" (مورث)

4. (22-24 آیات) یہوداہ (اسکریوتی نہیں) کے سوال کا جواب

اُس یہوداہ نے جو اسکریوتی نہ تھا اُس سے کہا اَے خُداوند! کیا ہوا کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا چاہتا ہے مگر دُنیا پر نہیں؟ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کریگا اور میرا باپ اُس سے محبت رکھیگا اور ہم اُسکے پاس آئیں گے اور اُسے کے ساتھ سکونت کریں گے۔ جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔

اَ. کیا ہوا کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا چاہتا ہے: یہوداہ نے ایک بہت ہی زبردست سوال پوچھا تھا۔ ظاہر کرنے سے مُراد کسی کے لیے نمودار ہونا یا کسی کو واضح طور پر دکھانا یا بتانا ہے۔ شاگردوں کی سمجھ میں ابھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ یسوع جب اُن کے پاس سے رخصت ہو رہا ہے تو وہ کس طرح ساری دُنیا سے اپنے آپ کو چھپائے گا اور صرف اپنے شاگردوں پر خود کو ظاہر کرے گا۔

i. یہوداہ نے یسوع کو یہ تعلیم دیتے ہوئے سنا تھا کہ ساری دُنیا مسیحا کا جلال دیکھے گی (متی 24 باب 30 آیت)۔ اور اب جب یسوع یہ کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو دُنیا پر نہیں بلکہ صرف اپنے شاگردوں پر ظاہر کرے گا تو یہ بات اُس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

ii. "انگریزی ترجمے میں یہوداہ کے بارے میں لکھا ہے 'Judas of James' (لوقا 6 باب 13 آیت؛ اعمال 1 باب 13 آیت) اور اِس کا اُردو ترجمہ یعقوب کا بیٹا یہوداہ کیا گیا ہے۔ انگریزی کے Authorized Version میں اِس کا ترجمہ 'یعقوب کا بھائی یہوداہ' کیا گیا ہے جبکہ Revised Version اور Revised Standard Version میں اِس کو درست طور پر یعقوب کا بیٹا یہوداہ بیان کیا گیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ یہوداہ متی 10 باب 3 آیت اور مرقس 3 باب 18 آیت میں بیان کیا گیا تدی ہے۔ کئی ایک رسولوں کے ایک سے زیادہ نام تھے۔" (ٹاسکر)

iii. "اِس یہوداہ کے نام کے ساتھ 'جو اسکریوتی نہ تھا' جیسے الفاظ کا لکھا جانا فضول نہیں ہے۔ یوحنا 13 باب 30 آیت کے بعد یوحنا یہ الفاظ اِس لیے استعمال کیے تا کہ اِس یہوداہ کو وہ یہوداہ نہ سمجھا جائے جو بہت خطرناک شخص اور دھوکہ باز تھا۔" (ایلفرڈ)

ب. اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کریگا: یہوداہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے یسوع نے اُسی عنوان کو دہرایا جو ہم گذشتہ آیات میں دیکھتے ہیں۔ یسوع مسیح کی ذات کا اظہار رسولوں کے سامنے اور اُن کے اندر اُس کی اُن کے لیے محبت، شاگردوں کی طرف سے یسوع کے حکموں پر عمل اور خُدا باپ اور یسوع مسیح کے ساتھ ہم آہنگی کی صورت میں ہو گا۔ یسوع کے ظہور کا تجربہ کرنے کے لیے کسی طرح کی پُراسرار حالت یا وجد میں جانے کا تجربہ

کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ اُس کی حضوری کا تجربہ کرنے کے لیے رُوح القدس کی مدد اور قدرت سے مسیح کی تابعداری میں زندگی گزارنے سے حاصل ہوتا ہے۔

- اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے: یہ محبت ذاتی نوعیت کی ہے، یسوع نے کہا ہے کہ اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے۔
- اس محبت اور محبت کرنے والے کے نزدیک یسوع کی تعلیمات کے لیے بہت زیادہ ادب واحترام موجود ہوتا ہے؛ یسوع نے کہا ہے کہ وہ میرے کلام پر عمل کریگا۔

i. وہ میرے کلام پر عمل کریگا: "یہ ایک حکم سے بڑھ کر ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ یسوع کا کلام ایک حکم نامے سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔ اِس میں اُس کی طرف سے کہی گئی تمام باتیں ہیں، اور یہ اُن سب باتوں کو ملا کر ایک حکم کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ہمیں یسوع کی باتوں میں سے کچھ کا چناؤ کر کے باقی کو چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔ اُسکی طرف سے کہی گئی ہر ایک بات کی یکساں اہمیت ہے۔" (میکلیرن)

ii. ہم اُسکے پاس آئیں گے اور اُسے کے ساتھ سکونت کریں گے: "جہاں پر خُدا کے لیے پیار اور تابعداری دکھائی جاتی ہے وہاں پر خُدا باپ اور مسیح کی حضوری کا تجربہ کیا جاسکتا ہے اور باپ اپنے بیٹے کے ساتھ ملکر اپنے ہر ایک بچے کے ساتھ سکونت کرتا ہے۔" (بروس)

ج. جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا: یسوع ایک بار پھر اِس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ ہر ایک کام اور بات میں خُدا باپ پر مکمل انحصار کرتا ہے اور اُس نے خود کو خُدا باپ کی مرضی کے تابع کر دیا ہوا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ یسوع نے کھلے عام خُدا باپ کے ساتھ اپنی برابری کا بھی اعلان اور دعویٰ کیا ہے (یوحنا 14 باب 1، 3، 7 اور 9 آیات)۔

ج: جُدا ہونے والا یسوع رُوح القدس اور اطمینان کا تحفہ دیتا ہے۔

1. (25-27 آیات) رخصت ہونے والا یسوع رُوح القدس اور اپنے اطمینان کا تحفہ شاگردوں کو دیئے جاتا ہے۔

مَیں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار یعنی رُوح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائیگا اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دِلائیگا۔ مَیں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اِطمینان تمہیں دیتا ہوں۔ جس طرح دُنیا دیتی ہے مَیں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔

اَ. لیکن مددگار یعنی رُوح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا: یسوع نے پہلے یوحنا 14 باب 16 آیت میں مددگار کے بارے میں بتایا ہے۔ ایک بار پھر وہ اُسی خوبصورت وعدے کی دہرائی کرتا ہے کہ جب وہ جسمانی طور پر اُن کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ باپ سے درخواست کرے گا کہ شاگردوں کے لیے رُوح القدس کو بطور مددگار بھیجے۔

i. جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا: رُوح القدس کو شاگردوں کے پاس یسوع کے اوصاف، اُس کی فطرت اور اُس کے کردار کے مطابق بھیجا گیا۔ "رُوح القدس دراصل یسوع کی طرف سے اُسی کی نمائندگی کے لیے بھیجا گیا کہ یسوع مسیح کے مقصد کی تکمیل کرے۔" (ٹینی)

- کوئی شاگرد یہ اہلیت نہیں رکھتا کہ خود ہی اپنے اوصاف کی بناء پر رُوح القدس کی مدد اور حضوری کا تقاضا کرے۔ رُوح صرف یسوع کی اہلیت کی وجہ سے ہی ملتا ہے۔
- ہر ایک شاگرد کو یہ توقع رکھنی چاہیے کہ رُوح القدس کا کام یسوع کی فطرت اور اُس کے کردار کے مطابق ہو گا جو خُدا کے کلام کی صورت میں ہم پر ظاہر کیا گیا ہے۔

ii. یہ نئے عہد نامے میں پاک تثلیث کے بارے میں تعلیمات کی ایک اور بہت عمدہ مثال ہے۔ خُدا باپ خُدا بیٹے کی درخواست پر خُدا رُوح القدس کو بھیجتا ہے۔

iii. **رُوح القدس:** "رُوح کے ساتھ سارے نئے عہد نامے میں القدس لفظ کا لکھا جانا ہماری توجہ رُوح القدس کی قدرت اور اُس کی عظمت یا اِس طرح کی کسی اور خوبی کی طرف نہیں دلاتا۔ ابتدائی مسیحیوں کے لیے بھی رُوح القدس کے حوالے سے سب سے پہلی اور اہم بات یہ تھی کہ وہ 'پاک' ہے۔" (مورث)

ب. **وہی تمہیں سب باتیں سکھائیگا اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دِلائیگا:** اب جب یسوع اپنے شاگردوں کے پاس سے جا رہا تھا تو اُس کی طرف سے رسولوں کو دی جانے والی تعلیم کا سلسلہ بھی رکنے والا تھا۔ لیکن اُن کی تربیت کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ اب رُوح القدس کی مدد کے وسیلے جاری رہنے والا تھا۔

i. رُوح القدس اُنہیں وہ باتیں سکھائے گا جو اُنہیں مزید سیکھنے کی ضرورت ہے اور اپنی قدرت سے اُنہیں وہ ساری باتیں بھی یاد دلائے گا جو یسوع نے اُنہیں سکھائی تھیں۔ اور یہ سب وہ شاگردوں کی ذاتی رُوحانی ترقی کے لیے بھی کرے گا اور اناجیل کو تحریر کرنے میں اُن کی مدد کرنے کے لیے بھی۔

ii. اِس کا مطلب ہے کہ رُوح القدس کا کام جاری رہنے والا کام ہو گا۔ جو کچھ یسوع نے سکھایا تھا اُس کی تعلیمات کا تسلسل رُوح القدس کی طرف سے سکھائی گئی باتوں کے وسیلے جاری رہے گا۔ ایسا نہیں ہونے والا تھا کہ رُوح پہلے یسوع کی دی گئی ساری تعلیمات کو اُن کے ذہنوں سے صاف کر کے اُنہیں نئے سرے سے سکھانا شروع کرے۔ "رُوح القدس مسیح کی تعلیمات کو موقوف کرنے نہیں آیا تھا بلکہ وہ رسولوں کو اُس کی ساری تعلیمات یاد دلانے آیا تھا۔" (مورث)

iii. ایک عام طریقے سے یہ وعدہ ہر ایک ایماندار کی زندگی میں پورا ہوتا ہے۔ رُوح القدس ہمیں سکھاتا ہے اور ہمیں خُدا کے کلام کی باتیں یاد دلاتا ہے (اگر ہم احتیاط کے ساتھ اُس کے کلام کو اپنی زندگی میں قبول کرنے کے لیے تیار ہوں)۔ لیکن یہ وعدہ مکمل طور پر اُن پہلے ایمانداروں کے لیے تھا جن میں یسوع کے اپنے شاگرد اور رسول موجود تھے جن کی خدمت کی بنیاد پر یسوع نے اپنی کلیسیا کو قائم کیا۔ (افسیوں 2 باب 20 آیت)

iv. "رسولوں کی زندگی میں یسوع کے وعدے کی تکمیل کی بنیاد پر ہی وہ یسوع کے سارے کاموں اور اُس کی ساری تعلیمات کے گواہ بنے اور اِس کے نتیجے کے طور پر انجیل کے بیان کی حقانیت بھی ثابت ہوئی ہے۔" (ایلفرڈ)

ج. مَیں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اِطمینان تمہیں دیتا ہوں: ایک طرح سے تو یہ اُس دور میں عام رواج تھا کہ جب کوئی کسی سے رخصت ہو کر جاتا تو اُن کی سلامتی اور اطمینان کی دُعا کرتا تھا۔ یسوع نے اُس دور کے اِس عام رواج یا بات کو لیا اور اُسے قوت سے بھر کر بہت گہرے معنی دے دیئے۔

i. "اُس دور میں امن بھری خواہشات کے ساتھ لوگ ایک دوسرے سے رخصت ہوا کرتے تھے: ۔۔۔1 سموئیل 1 باب 17 آیت؛ لوقا 7 باب 50 آیت؛ اعمال 16 باب 36 آیت؛ 1 پطرس 5 باب 14 آیت؛ 3 یوحنا 15 آیت۔" (ایلفرڈ) "تمہیں اطمینان (شالوم) حاصل ہو، یہ یہودیوں میں کسی سے دور جاتے وقت سلام دُعا کا خاص طریقہ تھا اور آج بھی ہے۔" (بروس)

ii. جس طرح دُنیا دیتی ہے مَیں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا: جب پرانے زمانے میں لوگ ایک دوسرے سے دور جاتے ہوئے اِیسے رسمی الفاظ استعمال کرتے تھے کہ تمہاری سلامتی ہو تو عام طور پر وہ صرف رسمی الفاظ ہی ہوتے تھے اور اِس سے لوگ عام طور پر رواج سے زیادہ معنی اخذ نہیں کرتے تھے۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے آج ہم عادتاً یا رسمی طور پر خُدا حافظ کہتے ہیں۔ اگر لغوی طور پر دیکھا جائے تو اِس کا مطلب ہے کہ خُدا تمہارا محافظ ہو لیکن جب ہم یہ لفظ ادا کرتے ہیں تو ہم شاید ہی اِس بات کے بارے میں سوچتے ہیں۔ یسوع اپنے شاگردوں کو بتانا چاہتا تھا کہ جب وہ اُن سے یہ کہہ رہا تھا کہ مَیں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں تو وہ اُن سے عام لوگوں کی طرح رسمی طور پر یہ بات نہیں کہہ رہا تھا۔

iii. دُنیا کی طرف سے جس اطمینان کی پیش کش کی جاتی ہے اُس کی بنیاد بے راہ روی، اضطراب، جان بوجھ کر اپنایا گیا اندھا پن یا جھوٹ ہوتا ہے، یسوع جس اطمینان کی پیشکش کرتا ہے وہ بہتر اور حقیقی اطمینان ہے۔

iv. یسوع کے پاس کوئی دُنیاوی اثاثے یا جائیداد نہیں تھی جو وہ اپنے شاگردوں کے لیے اپنی آخری وصیت میں چھوڑ کر جاتا۔ لیکن یسوع نے اُنہیں دو چیزیں ایسی دیں جو کسی بھی جائیداد سے بڑھ کر تھیں: رُوح القدس کی قدرت اور طاقت اور اپنا اطمینان۔ یہ خُدا بیٹے کا اطمینان ہے جو خُدا باپ کی محبت اور اعتماد سے بھرا ہوا ہے۔

v. "اُس نے بڑی احتیاط کے ساتھ اُس اطمینان کو 'میرا اطمینان' کہہ کر پکارا ہے۔ اُس کا اطمینان اصل میں اُس کے اپنے دل سے ظاہر تھا جو اپنے سامنے ہر طرح کی مشکلات اور دکھوں کو دیکھ کر بھی مطمئن اور بے خوف تھا۔" (مورگن)

vi. "بائبل میں امن یا اطمینان کے لیے استعمال ہونے والے لفظ شالوم کا مطلب مشکلات یا پریشانیوں کی غیر موجودگی نہیں ہے۔ اِس کا مطلب ہر ایک وہ چیز ہے جو ہماری رُوحانی ترقی کے لیے بہتر ہے۔ وہ اطمینان جو دُنیا کی طرف سے ملتا ہے وہ مشکلات سے بچ کر بھاگ جانے کا اطمینان ہے، ایک ایسا اطمینان جس کے لیے لوگ مشکلات کا سامنا کرنے یا اُن میں سے گزرنے سے گریز کرتے ہیں۔" (بارکلے)

د. تمہارا دل نہ گھبرائے: یہاں پر یسوع ایک بار پھر یوحنا 14 باب کی پہلی آیت میں مرقوم عنوان کی طرف اُن کی توجہ مبذول کرواتا ہے جب ہم خُدا باپ اور اُسکے بیٹے پر ایمان رکھتے ہیں، جب ہم اُس کے رُوح اور اُس کے اطمینان کو حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر ہماری زندگیوں میں بہت ساری مشکلات بھی ہوں تو ہمارا دل اطمینان سے بھرا ہوا ہو سکتا ہے۔

2. (28-29 آیات) یسوع کے باپ کے پاس جانے سے پیدا ہونے والی بھلائی۔

تم سن چکے ہو کہ مَیں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اِس بات سے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں خوش ہوتے کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ اور اب مَیں نے تم سے اِسکے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو۔

اَ. اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اِس بات سے۔۔۔خوش ہوتے: یسوع کے شاگرد اُس کے جانے کی خبر سن کر پریشان تھے۔ ایمان کے لحاظ سے تو اُنہیں یسوع اور اُس کے مقصد کی خاطر، اپنی خاطر اور اِس دُنیا کی خاطر خوش ہونا چاہیے تھا۔ رُوح کے اِس دُنیا میں آنے کے بعد جو کام یسوع کے مقصد کو پورا کرنے کیلیے ہونے والا تھا وہ اُس کام سے بہت زیادہ تھا جو یسوع کی زمینی خدمت میں سرانجام پایا۔

- خُداوند یسوع مَیں اُس سب کے بارے میں سوچتا ہوں جو تو نے چھوڑا اور وہ سب جو تُو نے اِس دُنیا میں آنے کے لیے اپنایا۔ مجھے اِس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تُو باپ کے پاس جارہا ہے جہاں پر وہ سب چیزیں تیرے لیے پھر بحال ہو جائیں گی۔
- خُداوند یسوع مَیں اُس سب کے بارے میں سوچتا ہوں جو تُو مجھے اور اپنے لوگوں کو اُس وقت دے گا جب تُو اپنا جلال پائے گا اور وہاں سے رُوح القدس کو بھیجے گا۔ اپنی کلیسیا کے لیے شفاعت کرے گا اور ہمارے لیے جگہ تیار کرے گا۔ مجھے اِس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تُو میری خاطر باپ کے پاس جارہا ہے۔

ب. مَیں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں: یسوع کی اِس بات میں ہمیں ایک عجیب سی خوشی نظر آتی ہے۔ وہ آسمان میں اپنے باپ کی جلالی رفاقت میں جانے والا تھا۔

ج. باپ مجھ سے بڑا ہے: باپ مرتبے میں بیٹے سے بڑا ہے، بالخصوص یسوع کے مجسم ہو کر زمین پر آنے کے تناظر میں۔ لیکن باپ اپنے جوہر میں بیٹے سے بڑا نہیں، وہ دونوں ایک ہیں۔

i. یسوع کا یہ بات کرنا ہی بہت زیادہ حیرت انگیز ہے۔" اِس بات کی صریحاً تصدیق کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ یہاں پر ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس مضبوط ترین دلیل ہے کہ یسوع ایک الٰہی ذات تھا۔" (ڈوڈز)

3. (30-31 آیات) یسوع اپنی مرضی سے جان دینے کے لئے جاتا ہے، نہ کہ شیطان کے زور کی وجہ سے۔

اِسکے بعد مَیں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُسکا کچھ نہیں۔ لیکن یہ اِسلئے ہوتا ہے کہ دُنیا جانے کہ مَیں باپ سے محبت رکھتا ہوں اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا مَیں ویسا ہی کرتا ہوں۔ اُٹھو یہاں سے چلیں۔

اَ. دُنیا کا سردار آتا ہے: یسوع جانتا تھا کہ شیطان اُس کے لیے آرہا تھا، اُس وقت یہوداہ اسکریوتی یسوع کی گتسمنی باغ میں گرفتاری کا بندوبست کر رہا تھا۔ اِس طرح کی پریشانی میں بھی یسوع کا محبت بھرا اور دوسروں کے بارے میں سوچنے اور فکر کرنے کا انداز حیرت انگیز ہے۔

ب. مجھ میں اُسکا کچھ نہیں: یسوع بڑے اعتماد اور سچائی کے ساتھ یہ کہہ سکتا تھا کہ شیطان اُس کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا، وہ یسوع کی زندگی میں کسی بھی طرح اپنا پیر تو کیا اپنے پیر کی کوئی انگلی بھی نہیں ٹکا سکتا تھا۔ وہ کسی بھی طور پر یسوع کو صلیب کی طرف لے کر نہیں جا سکتا تھا۔ یسوع صلیب کے پاس خُدا باپ کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے تابعداری کیساتھ اور ہم سب کی محبت میں گیا تھا۔ (کہ دُنیا جانے کہ مَیں باپ سے محبت رکھتا ہوں اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا مَیں ویسا ہی کرتا ہوں)

i. مجھ میں اُسکا کچھ نہیں: "یسوع کی زندگی میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو شیطان کے حملوں کا آلہ کار بن سکتی تھی۔" (ایلفرڈ)

ii. "یسوع کی موت کا سبب شیطان کی سازشیں نہیں تھیں، وہ اِس لیے مرا تاکہ دُنیا جانے کہ مَیں باپ سے محبت رکھتا ہوں اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا مَیں ویسا ہی کرتا ہوں۔"

ج. اُٹھو یہاں سے چلیں: اِس موقع پر یسوع اور اُس کے شاگرد دسترخوان سے اُٹھے اور گتسمنی باغ کی طرف چلے گئے۔ اِس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ فوراً وہاں سے چلے نہیں گئے تھے (یوحنا 18 باب 1 آیت)، بلکہ اُس وقت اُنہوں نے جانا شروع کیا تھا۔

i. "کوئی بھی شخص جس نے بارہ کے قریب لوگوں کو کسی خاص وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام تک لے کر جانے کی کوشش کی ہو وہ اِس بات سے بخوبی واقف ہوگا کہ ایسا کرنے کے لیے ایک دو دفعہ کہہ دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔" (موریث)

ii. "ممکن ہے کہ باقی کی گفتگو اور دُعا جس کا ذکر ہم یوحنا 17 باب میں پڑھتے ہیں وہ اُن کے کھڑے کھڑے ہوئی ہو گی جب وہ وہاں سے رخصت ہونے کے لیے تیار تھے۔" (ایلفرڈ)

iii. "باب 15-17 میں ہونے والی گفتگو یا تو اُنہوں نے گتسمنی باغ کی راہ میں کی تھی یا پھر وہ کچھ اور دیر کے لیے وہاں پر رک گئے تھے، ہم اِن دونوں باتوں کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔" (ٹینی)

iv. غور کرنے کی بات یہ ہے کہ وہ سب تیار ہوئے کہ وہاں سے اکٹھے نکلے۔ "کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ اُس رات میں جب یسوع موت کی طرف جانے والا تھا اور پریشان تھا، شاید وہ چاہتا ہو کہ کچھ دیر تنہائی میں اپنا وقت گزارے لیکن وہ اُنہیں چھوڑ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ اُن سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ شاگرد یسوع کو چھوڑ سکتے تھے جیسا کہ وہ تھوڑی دیر میں کریں گے لیکن اُس کے لیے اُنہیں تنہا چھوڑ دینا ناممکن بات تھی۔" (موریسن)